حضرت ابوہریرہؓ سے زیادہ روایت ہونے کے اسباب اور اُن پر اعتراضات کا جواب

از: مولانا طلحہ بلال احمد منیار
ترجمانی: مولانا محمد یاسر عبداللہ

ذخیرۂ حدیث پر مستشرقین اور ان کے علمی پیروؤں کی جانب سے مختلف جہتوں سے قدغن لگائے جاتے ہیں اور اسے مشکوک قرار دینے کی سعیِ نامراد کی جاتی ہے، یوں بزعمِ خویش دینِ حق کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی تدبیریں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں دو شخصیات، ناقدین کے تیروں کا خاص نشانہ رہتی ہیں: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور طبقۂ تابعین میں امام محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اول الذکر دست یاب ذخیرے کے مطابق سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں اور ثانی الذکر قرونِ اولیٰ کے دوران تدوینِ حدیث کے کارنامے میں بنیادی کردار کے حامل ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے ساتویں برس اسلام میں داخلے کے بعد دیگر قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہ نسبت دربارِ نبوت میں حاضری کا زمانہ کم پایا ہے، پھر مرویات کی تعداد کے اعتبار سے وہ مُکثِرین صحابہؓ میں بھی پہلے درجے پر کیوں کر فائز ہوگئے؟ اس نوع کے بے سروپا اور پھسپھسے دلائل کی بنیاد پر ان کی شخصیت وکردار اور احادیث ومرویات کے متعلق وضع کے اتہام سمیت گوناگوں شبہات پھیلائے جاتے ہیں۔ یہ نادان طبقہ، زمانۂ صحبت کے کم ہونے کے باوجود الفاظِ نبوت کے تئیں ان کی محنت وجفاکشی سے نابلد اور دعائے نبوی کی بدولت ان کی قوتِ حافظہ کی وسعت سے ناواقف ہے۔ اس اجمال کی تفصیل کے لیے کتبِ سیر وتراجم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کی مراجعت کی جاسکتی ہے۔ ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر دو شہادتیں ملاحظہ ہوں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازے پر دعائے رحمت کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ مسلمانوں کے لیے احادیثِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتے تھے۔'' جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں روایتِ حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔'' (تدريب الراوي للسيوطي، بتحقيق الشيخ محمد عوامة، النوع التاسع والثلاثون: معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ۱۸۹/ ۵، دار المنهاج، جدة، الطبعة الاولى، ١٤٣٧هـ/ ٢٠١٦م) سرزمینِ شام کے بلند پایہ محدث ومحقق عالم شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "تدريب الراوي" کی تعلیقات میں رقم طراز ہیں: ''ہر صحابیؓ کی روایات کی تعداد کے متعلق علماء جو اعداد وشمار ذکر کرتے ہیں، وہ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کے جزء "اسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد" کے اعتماد پر ہیں، یہ جزء پہلے پہل (ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب) "جوامع السيرة" کے ساتھ شائع ہوا تھا، پھر ایک ضخیم جلد میں مستقل طور پر طبع ہوا ہے۔ اسی طرح کے اعداد وشمار ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے "تلقيح فهوم أهل الأثر" میں درج کیے ہیں۔

اس موقع پر اس نکتے سے آگاہی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کی تعداد کے متعلق اس بڑے عدد (۵۳۷۴) میں ان سے مروی تمام مکرر روایات اور (سنداً) صحیح وضعیف احادیث سبھی داخل ہیں اور (ان تمام روایات کی) چھان پھٹک کے بعد اس عدد کا ایک چوتھائی باقی رہ جاتا ہے۔ مزید براں ان بقیہ احادیث پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ کن روایات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے متفرد ہیں؟ تب (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی منفرد روایات کی) تعداد بہت کم؛ بلکہ انتہائی نادر درجہ میں باقی رہے گی اور ان کے تعلق سے کینہ وروں کے اشکالات ہواؤں میں اُڑ جائیں گے۔ نیز دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تعداد کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ ان میں مکررات اور صحیح وضعیف تمام روایات شامل ہیں اور ایسی روایات بھی داخل ہیں جن میں وہ صحابی متفرد نہیں۔ (ایضاً، ۵/ ۱۸۸۸، ۱۸۸۹)

بہرکیف! یہ ایک وسیع موضوع ہے، جس کی مختلف جہتوں پر اہلِ علم کی مستقل کاوشیں ہیں، خاص طور پر عالمِ عربی کے نام وَر عالم شیخ مصطفیٰ حسنی سباعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "السنة ومكانتها في التشريع الإسلامي" میں اس حوالہ سے خاصی تفصیل کے ساتھ مفید مواد یکجا ہوگیا ہے۔ شیخ کی کتاب کا اردو ترجمہ ''اسلام میں سنت وحدیث کا مقام'' کے نام سے مولانا ڈاکٹر احمد حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور ہماری جامعہ کے شعبہ ''مکتبہ بینات'' نے کچھ عرصہ قبل اس کا

دوسرا دیدہ زیب ایڈیشن دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اہلِ علم اور طلبۂ علومِ حدیث کو اس کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ بعض دیگر اہلِ علم نے جوابِ آں غزل کے طور پر مستشرقین کے جدید سائنسی طریقۂ تحقیق (Scientific Research) کے اصول اپناتے ہوئے ان کے مزعومہ دلائل کے تار و پود بکھیرے ہیں۔ پیشِ نگاہ مضمون میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت وخدمات کی ایک اہم جہت ''مرویاتِ ابوہرہرہ رضی اللہ عنہ'' کے متعلق قدیم وجدید مواد کی روشنی میں تجزیہ وتلخیص پیش کی گئی ہے، اس مضمون میں یہ نکتہ واضح کیا گیا ہے کہ بلاشبہ دست یاب ذخیرے کے مطابق کثرتِ روایات، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا امتیاز ہے؛ لیکن ان میں سے بیشتر روایات میں دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان کے شریک ہیں، متعدد اہلِ علم نے اپنی تحقیقات کے نتائج میں یہ واضح کیا ہے کہ محض حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفرد روایات کی تعداد نہایت کم ہے؛ لہٰذا کثرتِ مرویات کی بنا پر ان پر وضع کا الزام دھرنا، ذخیرۂ حدیث کو مشکوک ٹھہرانے کی مذموم کوشش ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرتِ روایت کے مختلف اسباب کی نشان دہی بھی کی گئی ہے، جنھیں پیشِ نظر رکھنے سے زیرِ بحث مسئلہ بے غبار ہوجاتا ہے۔ بہرکیف حدیثی نقطۂ نظر سے مضمون کی اہمیت کی بنا پر افادۂ عام کی غرض سے اسے ''ریختہ'' کے قالب میں ڈھال کر ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔'' (مترجم)

مرویاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شماریات کے مختلف انداز

محدثین نے عموماً تمام راویوں اور خاص طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث ومرویات کی تعداد شمار کرنے کا اہتمام کیا ہے اور ان اعداد وشمار کے حوالے سے اُن کے متعدد انداز ہیں:

۱- بعض محدثین نے اپنی مرویات ومحفوظات کو خود ہی ذکر کیا ہے، مثلاً: امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود اور امام احمد رحمہ اللہ جیسے ائمہ کبار سے لاکھوں احادیث یاد کرنے کے اقوال ملتے ہیں اور پھر اُنھوں نے اُس وسیع ذخیرہ میں سے چند ہزار احادیث کا انتخاب کرکے اُنھیں اپنی مشہور کتبِ حدیث میں درج کیا ہے۔

۲- بعض حضرات، مشہور محدثین یا راویوں کی کسی متعین شیخ یا متعین سند سے مروی روایات کو ذکر کرتے ہیں، جنھیں وہ ''نسخہ'' کا نام دیتے ہیں، کتبِ تاریخ ورجال میں اس نوعیت کے اشارات ملتے ہیں، یا کسی متعین کتاب یا کتابوں (مثلاً: کتبِ ستہ وغیرہ) میں راویوں کی مرویات ذکر کرتے ہیں، جیسے: ابن حوط اللہ اندی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کتاب ''زَهْرَةُ المتعلِّمين في ذكرِ أسماءِ

مشاهیرِ المحدِّثین" میں بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداود رحمہم اللہ کے مشائخ کی مرویات شمار کی گئی ہیں۔ یہ کتاب اگرچہ مفقود ہے؛ لیکن امام مُغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے "إکمالُ تھذیب الکمال" میں اس سے کافی اعداد وشمار نقل کیے ہیں۔

۳-بعض محدثین نے خاص طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات شمار کرنے کا اہتمام کیا ہے، جیسے: امام ابوبکر احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم بَرَقی مصری رحمۃ اللہ علیہ (۲۷۰ھ) تاریخِ صحابہؓ سے متعلق کتاب میں اور محدّث بَقِی بن مَخْلَد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جزء میں یہ کوشش کی ہے۔

مسندِ بَقِی بن مَخلد اندلسی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد

کتبِ علومِ حدیث میں مشہور ہے کہ صحابہؓ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں اور اُن کی احادیث کی تعداد (۵۳۷۴) ہے۔ بعض علماء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی یہ تعداد امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تلقیحُ فُھومِ أھلِ الأثر في عیونِ التاریخِ والسِّیَر" (ص: ۲۶۳-۲۸۰) کی جانب منسوب کی ہے اور اُنھوں نے اس تعداد کے متعلق کتبِ حدیث میں سب سے بڑی مسند ("مسندُ بَقِی بن مَخْلَد الأندلسي" (ت:۲۷۶ھ)، جو تاحال مفقود ہے) میں مذکور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات پر اعتماد کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تعداد ازخود شمار نہیں کی؛ بلکہ انھوں نے مُکثّرین (بکثرت روایات نقل کرنے والے) صحابہؓ کی روایات کے تذکرہ میں امام بقی بن مخلد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کے جزء "عَددُ ما لکلِّ واحدٍ مِن الصَّحابة مِن الحدیث" پر اعتماد کیا ہے، جسے بعد ازاں امام ابنِ حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۵۶ھ) نے مرتب کیا اور اس کا نام "أسماءُ الصَّحابةِ الرُّواة وما لکلِّ واحدٍ منَ العدد" رکھا ہے۔

امام ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جزء، مرویاتِ صحابہؓ کی کثرت وقلت کی بنیاد پر ترتیبِ نزولی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے، چنانچہ مُکثّرین سے ابتدا کی اور اصحابِ اَفراد (جن سے ایک ہی روایت مروی ہے) پر اختتام کیا ہے۔ ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کتاب کے مقدمہ میں اپنی ترتیب ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ذکر من رَوَی عنِ النبيِّ -صلّی الله علیه وسلّم- من الصَّحابة حدیثاً فما فوقه، ممن نُقِل إلینا الحدیثُ عنهم، علی مَرَاتبهم في ذلك: أصحابُ الألوف منهم،

ثُمَّ أصحابُ ألفينِ، ثُمَّ أصحابُ الألف فما دون ذلك، ثُمَّ أصحابُ المِئِينَ وشيءٍ، ثم أصحابُ المِئتينِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ المِئةِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ العشراتِ وشيءٍ، ثُمَّ أصحابُ العِشرينَ، ثُمَّ أصحابُ التسعة عشرَ، ثُمَّ أصحابُ الثّمانية عشرَ، ثُمَّ أصحابُ السبعة عشرَ، ثُمَّ كذلك نقصٌ واحدٍ واحدٍ، إلى أصحابِ الافراد.

''یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یا ایک سے زائد روایات نقل کی ہیں، جواُن سے ہم تک پہنچی ہیں۔اس حوالے سے (درج ذیل ترتیب کے مطابق) اُن کے مراتب کالحاظ کیا گیا ہے:

پہلے کئی ہزار روایات نقل کرنے والوں کا ذکر ہے، پھر دو ہزار کے لگ بھگ احادیث کے راوی صحابہؓ کا، پھر ایک ہزار یا اس سے کم مرویات والوں کا، پھر سیکڑوں روایات کے ناقلین کا، پھر دوسو کے لگ بھگ تعداد والوں کا، پھر جن کی احادیث کی تعداد دہائیوں میں ہے، پھر بیس کے آس پاس کی تعداد والوں کا، پھر اُنیس عدد کے راویوں کا، پھر اٹھارہ، پھر سترہ، یوں ایک ایک عدد کم کرتے کرتے آخر میں محض ایک حدیث روایت کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔''

امام ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کے مختلف طبعات

ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ کتاب ''أسماء الصحابة الرواة'' کئی بار شائع ہوئی ہے:

۱- اُن کی کتاب ''جوامعُ السيرة'' ودیگر رسائل کے مجموعہ میں شیخ احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

۲- ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری رحمۃ اللہ علیہ نے ''بقيُ بنُ مَخلد القُرطبي ومقدّمةُ مُسندِه'' کے نام سے امام بقی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب نسبت کے ساتھ شائع کی ہے؛ جب کہ اس نسخہ میں موجود مواد ابن حزمِ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ ہے۔

۳- سید حسن کسروی کی تحقیق کے ساتھ دارُ الكتبِ العلميّة بیروت نے بھی یہ کتاب شائع کی ہے۔

۴- مسعد عبدالحمید سعدنی کی تحقیق کے ساتھ مكتبةُ القرآن مصر نے بھی شائع کی ہے۔

۵- کتاب کے تونسی نسخہ (جو مؤلف ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اُن کے شاگرد حُمیدی کی سند سے منسوب نسخے سے نقل کیا گیا ہے،اُس نسخے) کے متعلق ڈاکٹر عبدالمجید ترکی نے ایک مقالہ شائع کیا ہے،اُس مقالے میں کافی اضافات اور مفید تصحیحات ہیں،جن سے سابقہ طبعات خالی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد (۵۳۷۴) کے متعلق چند تنبیہات

تنبیہ اول

یہ تعداد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمام احادیث کی ہے، اس میں اُن سے مروی صحیح احادیث، ضعیف روایات اور وہ مکرّر روایات بھی داخل ہیں، جو اسی متن اور سند کے ساتھ یا کسی اور سند کے ساتھ اُن سے مروی ہیں۔

تنبیہ دوم

یہ اعداد وشمار امام بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جزء "عَددُ ما لكلِّ واحدٍ منَ الصَّحابةِ منَ الحديث" میں ذکر کیے ہیں، جو ہماری جستجو کے مطابق اُن کی مسند میں درج مرویات کی بنیاد پر ہیں۔ ممکن ہے کہ یہی جزء "مسندُ بقی" کا مقدمہ ہو، جیسا کہ ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے۔

محدثین کی عادت ہے کہ وہ ایک حدیث کی متعدد سندوں کو بھی مستقل حدیث کے طور پر شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ اور اُن کے فتاویٰ کو بھی احادیث کے ضمن میں شمار کرتے ہیں۔ یوں یہ اعداد وشمار، مرفوع، موقوف اور مقطوع سبھی روایات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: "اَحْفَظُ مِئَةَ اَلْفِ حَدِيْثٍ صَحِيْحٍ، وَمِئَتَيْ اَلْفِ حَدِيْثٍ غَيْرِ صَحِيْحٍ." یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔

حافظ ابنِ صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیان کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"هٰذِهِ الْعِبَارَةُ قَدْ يَنْدَرِجُ تَحْتَهَا عِنْدَهُمْ آثَارُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَرُبَّمَا عُدَّ الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ الْمَرْوِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ حَدِيْثَيْنِ." (معرفة أنواع علم الحديث، النوع الأول، فوائد مهمة، ص: ۸۷، دار الكتب العلمية، بيروت، ۱٤۳٥ھ)

یعنی اس عبارت کے تحت محدثین کے نزدیک آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ بھی درج ہیں، اور بسا اوقات دو سندوں سے مروی ایک ہی حدیث کو تعداد میں دو شمار کیا جاتا ہے۔

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ "النكت على ابن الصلاح" میں رقم طراز ہیں:

"الأقدمونَ يُطلقونَ العددَ منَ الأحاديث على الحديثِ الواحدِ المرويِّ بعدةِ أسانيدَ، وعَلى هٰذا يَسهلُ الخَطْبُ، فرُبَّ حديثٍ له مئةُ طريقٍ أو اكثرُ."

یعنی ''متقدمین (محدثین) کئی سندوں سے مروی ایک حدیث کو تعداد کے اعتبار سے کئی احادیث شمار کرتے ہیں، یوں (کثیر تعداد کا) معاملہ آسان ہوجاتا ہے؛ کیوں کہ بسا اوقات ایک حدیث کی سو یا زیادہ سندیں بھی ہوتی ہیں۔'' (النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي، النوع الاول، تنبيه: ١/ ١٨١، أضواء السلف، الرياض، ١٤١٩ھ)

''الوسيطُ في علوم ومُصطلحِ الحديث'' (ص:۲۲) میں لکھا ہے:

''قَد يقولُ قائلٌ: إنَّ ما ذكرتَه عَن الألوفِ المؤلَّفةِ التيْ كانَ يحفظُها الأئمةُ الكبارُ وما نُقِل عنهم في هٰذا لايصدِّقه المُدوَّنُ في كتبِ الحديثِ على كَثرتِها، فإنَّ ما يُوجَد فيها منَ الأحاديثِ المرفوعةِ لا يبلغ عُشْر هٰذا المقدارِ.

والجوابُ: أنّهُ ليسَ المرادُ بِهٰذِهِ الألوفِ أنّها كُلّها أحاديثُ متغايرةٌ، كَما هو الظّاهرُ، وإنَّما يدخلُ في هٰذِهِ الطُرقُ المتعدَّدةُ للحديثِ الواحدِ، فقدْ يُروى الحديثُ الواحدُ بعَشرةِ اَسانيدَ، ومَا هِي في الحقيقةِ والواقعِ إلاّ طرقٌ لحديثٍ واحدٍ، فَيتخيَّرُ أيُّ إمامٍ منها أصحَّها وأوثقَها في نظرِهٖ، و يَدَعُ ما عَدا ذٰلك، وقدْ يكونُ فيما ذكرَهُ ما ليسَ صحيحاً عندَ غيرِهٖ. وقدْ يكونُ فيما يتركُهُ مَا هُو صحيحٌ في الواقعِ. وأيضاً يدخلُ فِي هٰذِه الألوفِ آثارُ الصَّحابةِ والتابعينَ وغيرِهم، وهذِه الآثارُ تُعتَبرُ من الأحاديثِ عند كثيرٍ من المحدَّثين، ومَا أكثرُ ما رُوِي منَ الآثارِ! فكُنْ على ذُكْرٍ مِن ذٰلك حتّٰى لايلتبسُ عليك الأمرُ، وحتّٰى تدفعَ تشكيكاتِ المشكِّكِين في السُّننِ والأحاديثِ.''

''اشکال: کوئی معترض کہہ سکتا ہے کہ ائمہ کبار کے محفوظ کردہ ذخیرۂ حدیث کے متعلق جو ہزاروں احادیث کی تعداد آپ ذکر کرتے ہیں، کتبِ حدیث کی کثرت کے باوجود اُن میں مدوّن ذخیرہ سے تو اُن دعووں کی تائید نہیں ہوتی، کیوں کہ اُن کتابوں میں موجود مرفوع احادیث کی تعداد تو اُس مقدار کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی؟

جواب: ان ہزاروں احادیث سے یہ مراد نہیں کہ ان تمام احادیث (کے متون) میں فرق ہے اور سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں، بلکہ ان میں ایک حدیث کی متعدد سندیں بھی داخل ہیں؛ کیوں کہ کبھی ایک حدیث دس سندوں سے مروی ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ ایک حدیث کی سندیں ہوتی ہیں، اور ہر امامِ حدیث اپنی تحقیق کے مطابق اُن میں سے زیادہ صحیح اور معتمد سند منتخب کرتے ہیں اور

دیگر سندوں کو ترک کر دیتے ہیں، کبھی اُن کی ذکر کردہ سند دیگر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہوتی اور درحقیقت اُن کی ترک کی ہوئی سندوں میں سے کوئی سند، صحیح ہوتی ہے۔

نیز ان ہزاروں روایات میں آثارِ صحابہؓ وتابعینؒ وغیرہ بھی داخل ہوتے ہیں، اور یہ آثار بہت سے محدثین کے نزدیک احادیث میں شمار ہوتے ہیں، ایسے روایت کردہ آثار بھی بکثرت ہیں۔ یہ اہم نکتہ یاد رکھیے؛ تاکہ (کثرتِ تعداد کا) معاملہ آپ کے لیے اُلجھن کا باعث نہ بنے، اور آپ سُنن واحادیث کے متعلق شکوک وشبہات پھیلانے والوں کے شبہات کے جوابات دے سکیں۔''

شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ ''الباعثُ الحثِیث'' میں رقم طراز ہیں:

''ومِن المهمِّ مَعرفةُ العَددِ الحقيقيِّ للأحاديثِ في ''مُسندِ أحمد'' بِحذفِ المكرَّر واعتبارِ كلِّ الطُرقِ للحديثِ حديثاً واحدا، ولم أتمكَّنْ مِن ذٰلك إلّا في مُسند أبي هُريرةَ، فَظهرَ لِيْ أنَّ عددَ أحاديثِهٖ في مُسند أحمد بعد حذف المُكرَّر منها هو ۱۵۷۹ حَديثاً فقط.

فأينَ هٰذا منَ العددِ الضَّخمِ الذي ذكرَه ابنُ الجوزي وهو ۵۳۷۴؟! وهل فاتَ أحمدَ هٰذا كلُّه؟! ما أظنُّ ذٰلك.

وإنَّما الَّذيْ أرجِحُهُ أنَّ ابنَ الجوزي عَدَّ ما رَواه بَقيُّ بنُ مَخلد لأبي هُريرة مُطلقاً وأدخل فيه المكرَّر، فَتعددُ الحديثِ الواحدِ مِراراً بِتعدُّدِ طُرقِهٖ، وقَدْ يكونُ بقيٌّ أيضاً يروي الحديثَ الواحدَ مقطَّعاً أجزاءَ باعتبارِ الأبوابِ والمعانِيْ كما يفعلُ البُخاريُّ، ويُؤيِّدُهُ أنَّ ابنَ حزمٍ يصِفُه بأنَّهُ رتَّبَ أحاديثَ كلِّ صَحابيٍّ عَلٰى اَبوابِ الفِقه.

وأيضاً فإنَّ في ''مُسندِ أحمد'' أحاديثَ كثيرةً يَذكرُها استِطراداً في غيرِ مُسندِ الصَّحابيِّ الذيْ رَواها، وبعضُها يكون مَروياً عن اثنينِ أو أكثرَ منَ الصَّحابةِ، فَتارةً يذكرُ الحديثَ في مُسندِ كلِّ واحدٍ مِنهما، وتارةً يذكرُه في مُسندِ أحدِهما دُونَ الآخرِ. وقَدْ وجدتُ فيه أحاديثَ لبعضِ الصَّحابة ذكرَها أثناءَ مُسندِ لِغيرِ راوِيْها ولم يَذكرْها في مُسندِ راوِيها اَصلاً.

ولٰكنْ هٰذا كلُّه لا يَنتجُ منه هٰذا الفرقُ الكبيرُ بينَ العددينِ في مثلِ مُسندِ أبي هُريرةؓ. ولعلَّنا نُوفَّق لتحقيقِ عددِ الأحاديثِ التِيْ رَواها عنْ كلِّ صَحابيٍّ، كَما صَنعنَا في روايةِ أبي هُريرةؓ إنْ شاءَ اللهُ. وقد جمعتُ عددَ الأحاديثِ التي نسبَها ابنُ

الجوزيّ للصَّحابةِ في مُسند بَقِيٍّ، فكانتْ ٣١٠٦٤ حديثاً، وهٰذا يقِلُّ عن مُسندِ أحمد أو يُقارِبُه."

"ایک اہم نکتہ، تکرار کو حذف کر کے مسندِ احمد کی احادیث کی حقیقی تعداد کو جاننا اور ایک حدیث کی تمام سندوں کو ایک شمار کرنا ہے۔ میں نے صرف "مُسندُ أبي هُريرة" میں یہ کام کیا تو معلوم ہوا کہ تکرار کو حذف کرنے کے بعد مسندِ احمد میں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی) احادیث کی تعداد صرف (۱۵۷۹) ہے۔ کہاں یہ تعداد اور کہاں ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ تعداد (۵۳۷۴)؟! کیا باقی تمام روایات امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے رہ گئیں؟! میرا یہ گمان نہیں۔

میرے نزدیک زیادہ راجح یہ ہے کہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی ہوئی تمام روایات شمار کی ہیں اور اُن میں مکرر روایات کو بھی داخل کر دیا ہے۔ اور یوں متعدد سندوں کی وجہ سے ایک حدیث بھی کئی بار شمار ہوگئی۔ نیز ممکن ہے کہ امام بقی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ایک حدیث کی تقطیع کرتے ہوئے اُس کے مختلف حصوں کو ابواب اور معانی کے اعتبار سے کئی بار روایت کرتے ہوں، مذکورہ نکتے کی تائید ابنِ حزم رحمۃ اللہ علیہ کے اُس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ بقی بن مخلدؒ نے ہر صحابیؓ کی احادیث کو ابوابِ فقہ کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔

مزید براں مسندِ احمد میں بہت سی ایسی احادیث ہیں، جنھیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اضطراراً راوی صحابیؓ (کی مسند) کے علاوہ کسی اور صحابیؓ کی مسند میں ذکر کیا ہے۔ نیز بعض احادیث، دو یا دو سے زیادہ صحابہؓ سے بھی مروی ہوتی ہیں، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کبھی ایسی حدیث کو اُن صحابہؓ میں سے ہر ایک کی مسند میں ذکر کرتے ہیں، اور کبھی کسی ایک کی مسند میں ہی ذکر کر دیتے ہیں، دوسرے راوی کی مسند میں ذکر نہیں کرتے۔ مجھے بعض صحابہؓ کی ایسی احادیث بھی ملی ہیں جو اُنھوں نے راوی صحابیؓ کی مسند میں ذکر نہیں کیں؛ بلکہ کسی اور صحابیؓ کی مسند میں درج کی ہیں؛ لیکن اس پوری تفصیل کے نتیجے میں بھی "مُسندُ أبي هُريرة" کے متعلق مذکورہ دونوں تعدادوں جیسے بڑے فرق کی گتھی نہیں سلجھتی۔ اللہ نے چاہا تو اُمید ہے کہ ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کی طرح ہر صحابیؓ سے مروی احادیث کو شمار کرنے کی توفیق ملے گی۔ میں نے اُن احادیث کی تعداد کو جمع کیا، جنھیں ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مسندِ بقی میں مذکور احادیث کے اعتبار سے صحابہؓ کی جانب منسوب کیا ہے، نتیجتاً احادیث کی تعداد (۳۱۰۶۴) ہوئی، یہ تعداد مسندِ احمد میں مذکور روایات کی

تعداد سے کم یا اُس کے قریب قریب ہے۔"

تنبیہ سوم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنہ سات ہجری میں غزوۂ خیبر سے قبل اسلام قبول کیا تھا اور پھر ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت تک آپ کے درِ اقدس سے چمٹے رہے، یوں اُنہوں نے حیاتِ نبوی کے لگ بھگ چار برس اور چند راتیں پائی ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اپنی کتاب "أبو هُريرةَ والحقيقةُ الكاملةُ" (ص:۴۳) میں رقم طراز ہیں:

"لَو حَسِبنا عَددَ أيَّام صُحبةِ أبي هُريرةَ لِرسولِ اللهِ وهي تبلغُ أكثرَ من (١٤٦٠) يومًا، وقسَمنا هٰذه الأحاديثَ (٥٣٧٤ حديث) علٰى هٰذِه الأيَّام .... وجَدنا أنَّهُ يَروِيْ كلَّ يومٍ مَا يُقارِبُ ثَلاثةَ أحاديثَ ونِصفاً، وفي كُلِّ مئةِ يومٍ (٣٦٧) حَديثاً، أو كانَ يحفظُ مِئةَ حديثٍ في كلِّ سبعةٍ وعشرينَ يومًا . زِدْ عَلى ذٰلك أنَّه إذا حذَفنا المكرَّر مِنْ أحاديثِ أبي هريرةؓ نجدُ أنَّ العددَ الأصليَّ لا يصِلُ إلٰى (١٣٠٠) حديث."

"اگر ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزرے ایام شمار کریں تو اُن کی تعداد (۱۴۶۰) سے زیادہ بنتی ہے۔ اب ہم اُن سے مروی احادیث کی تعداد (۵۳۷۴) کو اُن ایام میں تقسیم کریں تو نتیجتاً اُنہوں نے ہر روز تقریباً ساڑھے تین حدیثیں روایت کی ہیں، اور ہر سو دنوں میں (۳۶۷) احادیث روایت کیں، یا بالفاظِ دیگر وہ ہر ستائیس دنوں میں سو احادیث یاد کرتے تھے۔ مزید براں اگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے مکرر روایات کو حذف کریں تو اصل تعداد (۱۳۰۰) تک بھی نہیں پہنچے گی۔"

تنبیہ چہارم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اکثر احادیث کے الفاظ تھوڑے ہیں، اگر (ان کی) حدیثیں (الفاظ کی تعداد کے اعتبار سے) تھوڑی لمبی بھی ہیں تو مختصر جملوں پر مشتمل ہیں۔ آدھے صفحے پر مشتمل یا اس سے زیادہ لمبے متون زیادہ نہیں، اگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سیکڑوں مختصر متونِ حدیث جمع کریں تو سب متون تھوڑے اوراق میں سمٹ جائیں گے، اور چند مہینوں میں اُن کو یاد کرنا بھی دشوار نہیں۔

''الضوءُ اللامعُ المبينُ عَن مَناهجِ المحدِّثين'' (ص: ۱۴۳) میں مذکور ہے:

''لَو جمَعنا كلَّ مرو يّاتِ أبي هُريرة في كتابٍ واحدٍ فَلنْ تزيدَ عَنْ جزءٍ صغيرٍ، ذلك أنَّ الكثيرَ مِنَ الخَمسةِ آلافِ والثَّلاثِ مِئةٍ والأربعِ والسبعينَ، عَددُ ما رَواه لايُجَاوِزُ السَّطْرَ والسَّطْرَيْنِ.''

''اگر ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات ایک کتاب میں یکجا کرنا چاہیں تو ایک چھوٹے جزء سے زیادہ نہ ہوں گی؛ اس لیے کہ پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث میں سے اکثر روایات ایک دوسطروں سے متجاوز نہیں۔''

تنبیہ پنجم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح وثابت احادیث میں سے اکثر کی روایت میں وہ اکیلے نہیں؛ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو روایت کرنے میں اُن کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شریک ہیں۔

مرویاتِ ابوہریرہ کے متعلق معاصر اہلِ علم کے اعداد وشمار

بعض معاصر اہلِ علم نے بھی اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے دست یاب کتبِ حدیث کے پیشِ نظر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کو شمار کیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جن احادیث میں حضرت ابوہریرہ دیگر صحابہ سے منفرد ہیں، اُن کی تعداد زیادہ سے زیادہ اندازے کے مطابق (۲۰۰) سے متجاوز نہیں۔ ذیل میں بعض ایسے مقالات وتحقیقات کی جانب اشارہ کیا جارہا ہے، جن میں اہلِ علم نے مرویاتِ ابوہریرہ کو شمار کیا ہے:

۱- ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی کی تحقیق

ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے جامعہ ام القری (مکہ مکرمہ) میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے ''أبو هريرة في ضَوءِ مَرويّاتِه بشواهدِها وحال انفرادِها'' کے عنوان پر مقالہ لکھا تھا۔ موصوف اپنے مقالے کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

''ایک پہلو یہ ہے کہ طعنہ زنوں کے طعنوں اور ہولناکیوں کا ایک اہم محور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بکثرت احادیث بیان کرنے کا معاملہ ہے؛ چوں کہ یہ کثرتِ روایت حیرت کا باعث بنتی ہے؛ اس لیے وضاحت کے لیے اس معاملے کے حدود کی تعیین اور مختلف پہلوؤں کی توضیح مناسب معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً: کیا یہ کثرتِ احادیث، غیر فطری ہے یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے گردو

پیش کے حالات کا معقول اور فطری نتیجہ ہے؟

اگر یہ حقیقت واضح ہوگئی اور کثرتِ متون کا سبب بننے والی مکرر سندوں کو حذف کرکے انھیں شمار کرنا بھی ممکن ہوگیا تو اُس وقت مرویاتِ ابوہریرہ کے متعلق بحث وتحقیق کے میدان میں ایک اور قدم اٹھایا جاسکے گا: کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث کی اتنی کثیر تعداد کی روایت میں اکیلے ہیں یا ان کی علاوہ دیگر صحابہ نے بھی انھیں روایت کیا ہے؟ یا پھر ان میں سے بعض روایات میں وہ منفرد ہیں اور بعض میں منفرد نہیں؟ ان سوالات کا تقاضا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کے شواہد تلاش کرکے یکجا کیے جائیں؛ تاکہ واضح ہو کہ کن احادیث میں وہ منفرد ہیں؟ اور کن روایات کو اُن کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایات کیا ہے؟

تب ایک اور حقیقت بھی واشگاف ہوسکے گی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اکثر احادیث کے شواہد موجود ہیں اور اُن کی بنسبت دوسری قسم کی اُن احادیث کی تعداد کم ہے جن احادیث کے شواہد سے ہم واقف نہیں۔

چوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کسی کتاب میں یکجا نہیں، اور کسی ایک کتاب میں مرتب صورت میں موجود نہیں؛ اس لیے اُنھیں اُن کے مظان سے یکجا کرنا ضروری ہے۔ اور اُن کے اہم مظان مسندِ احمد، پھر کتبِ ستہ ہیں؛ اس لیے میں نے اُن مصادر سے ان کی مرویات یکجا کیں، اور پھر مراجعت میں سہولت کے لیے اُنھیں کتب وابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پھر میں نے مرویاتِ ابوہریرہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا:

پہلی قسم: وہ مرویات جن کے شواہد دیگر صحابہ سے بھی ملے ہیں، اور وہ اُن روایات میں حضرت ابوہریرہ کے موافق ہیں۔ (ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے اس قسم میں حضرت ابوہریرہ کی (۹۳۹) احادیث ذکر کیں ہیں، اور مقالہ کے آخر میں مزید دس احادیث ذکر کیں ہیں، اور حواشی میں اُن کے شواہد درج کیے ہیں، مقالہ کا یہ حصہ ۴۴۴ صفحات کا احاطہ کیے ہوئے ہے)۔

دوسری قسم: وہ مرویات جن کے شواہد مجھے نہیں ملے اور میں نے اُن کی سندوں کی تحقیق کی ہے؛ تاکہ حضرت ابوہریرہ کی انفرادی روایات میں صحیح یا حسن روایات کی مقدار معلوم ہوسکے۔ واضح رہے کہ ممکن ہے کہ ہمیں بعد میں دیگر مصادر میں اُن میں سے بعض روایات کے شواہد مل جائیں۔ (ڈاکٹر اعظمی نے اس قسم میں (۶۳۶) احادیث درج کی ہیں، حاشیہ میں اُن کے مصادر درج کیے ہیں اور اس قسم میں ۱۱۳۱ نمبر پر (ص: ۵۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث: کَلِمتانِ

خفِيفتان ... إلخ (جو صحیح بخاری کی آخری حدیث ہے) ذکر کی ہے)۔''

ڈاکٹر اعظمی رقم طراز ہیں:

''دوسری قسم بھی تین انواع پر مشتمل ہے:

نوعِ اول: صحیح احادیث، ان کی تعداد (۲۱۴) ہے۔

نوعِ دوم: حسن احادیث، ان کی تعداد (۵۴) ہے۔

نوعِ سوم: ضعیف احادیث، ان کی تعداد (۱۰۲) ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت، خاندان اور قبیلے سے متعلق روایات کو حذف کرنے کے بعد دونوں قسموں کا کل مجموعہ (۱۳۳۶) ہے۔''

ڈاکٹر اعظمی کی تحقیق کا نتیجہ

''اس تحقیق سے یہ واضح ہوگیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی کثرت' باعثِ حیرت نہیں؛ کیوں کہ اگر ان احادیث کو ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزرے ایام میں تقسیم کریں تو ہر دن میں حاصل شدہ کا تناسب ڈیڑھ حدیث ہے، جن میں صحیح وضعیف سب احادیث داخل ہیں۔ یہ تناسب بہت معقول ہے۔ باقی رہی وہ احادیث جن میں حضرت ابوہریرہ منفرد ہیں تو اُن کی تعداد بہت کم ہے؛ کیوں کہ اُن میں صحیح احادیث کی تعداد (۲۲۰) سے متجاوز نہیں''۔ (مقدمہ،ص:ح)

۲-ڈاکٹر محمد مَطری کا مقالہ، ڈاکٹر اعظمی کے کام کا تتمہ

ڈاکٹر محمد بن علی بن جمیل مطری نے ڈاکٹر اعظمی کے کام کا تتمہ کیا ہے، اُنھوں نے اُن احادیث کی تحقیق کی ہے جنہیں شیخ محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے اپنے مقالہ کے دوسرے حصہ میں ذکر کیا ہے۔ صحت وضعف کے اعتبار سے اُن روایات کی تحقیق کی، اور اُن کے شواہد تلاش کرنے کی کوشش کی۔ شیخ مطری رقم طراز ہیں:

''شیخ محقق محدّث اعظمی نے گزشتہ صدی ہجری کے آخر میں ۱۳۹۳ھ میں ایک مفید مقالہ لکھا ہے، جب کہ کمپیوٹر کی مدد سے علمی تحقیق کی آسانیاں نہ تھیں، اس بنا پر بہت سی احادیث کے متعلق انھوں نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُن میں متفرد تھے؛ جب کہ آج کا محقق یہ جان کاری حاصل کرلیتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ اُن احادیث میں متفرد نہ تھے۔ میں نے شیخ اعظمی کے مقالہ میں مذکور تفردات ابوہریرہ کا جائزہ لیا تو اُن میں سے بہت سی روایات کے شواہد دیگر صحابہ

رضی اللہ عنہم سے مل گئے۔

حضرت ابوہریرہ کی احادیث کے شواہد کی جان کاری کے لیے میں نے زیادہ تر مسندِ امام احمد پر (شیخ شعیب) ارناؤوط اور کے معاون محققین کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے؛ کیوں کہ یہ حضرات امام ترمذی رحمہ اللہ کی سنن کے طرز پر شواہد ذکر کرنے کا اہتمام کرتے ہیں؛ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”وفِي البابِ حَديثُ فلانٍ وفلانٍ“ (اس موضوع سے متعلق فلاں فلاں دیگر صحابہ سے بھی احادیث ملتی ہیں)۔ پھر اُس حدیث کے شواہد ذکر کرکے اُن کی تخریج کرتے ہیں۔ ان محققین کی تحقیق کے جامع اور مفید ہونے کے باوجود ”مکتبہ شاملہ“ میں تلاش کرکے مجھے احادیثِ ابوہریرہ کے بہت سے ایسے شواہد بھی ملے جو انھوں نے ذکر نہیں کیے۔ خاص طور پر المعجمُ الكبيرُ للطبراني، مُسندُ البزّار، كنزُ العُمّال، السِّلسِلةُ الصَّحِيحة اور إرواءُ الغَليلِ للألباني میں (ایسے بہت سے شواہد ملے)۔

بعدازاں ویب سائٹ الدررُ السنيّة (الموسوعةُ الحديثيّة) میں دیگر شواہد کی تلاش وجستجو کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہ کی بعض احادیث کے ایسے شواہد بھی ہاتھ آئے جو پہلے مرحلے میں نہیں ملے تھے، سچ ہے: وما أوتيتُم مِنَ العلمِ إلّا قَليلاً! (تمھیں تو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے)۔

اس تحقیق وجستجو کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے تفردات میں صحیح وحسن احادیث کی تعداد محض (۱۱۰) ہے، واللہ اعلم۔

اس موقع پر وہ بات کہنا نہ بھولوں گا جو محدث اعظمی نے اپنے مقالہ (جس کے تتمہ کے طور پر میں نے یہ مقالہ ترتیب دیا ہے) میں کہی تھی: ”آج کے دن تک مجھ پر یہ نتائج واضح ہوئے ہیں، ممکن ہے کل میں خود یا کوئی اور محقق ان منفرد روایات کے شواہد سے واقف ہوجائے“۔

ڈاکٹر مطری مزید لکھتے ہیں:

”میں اس پہلو سے بھی آگاہ کرنا چاہوں گا کہ یہ اعداد وشمار، تقریبی ہیں، قطعی نہیں۔ اور اس کے دو اسباب ہیں:

سببِ اول: ہم نے حضرت ابوہریرہ کی بعض صحیح احادیث اُن کے شواہد کے موجود ہونے کی بنا پر یہاں ذکر نہیں کیں؛ لیکن ممکن ہے کہ وہ شاہد، ضعیف ہو؛ کیوں کہ شاہد کا صحیح ہونا شرط نہیں۔ مجھے اور مجھ سے قبل شیخ اعظمی کو جب حضرت ابوہریرہ کی کوئی صحیح حدیث ملی اور ہمیں اُس کا کوئی شاہد بھی مل گیا، اگرچہ ضعیف سند سے ہی کیوں نہ ہو، تو ہم اُس حدیث کو تفرداتِ ابوہریرہ میں ذکر نہیں کرتے۔

سببِ دوم: حضرت ابوہریرہ کی بعض صحیح احادیث کو اُن کا شاہد موجود ہونے کی بنا پر ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا؛ لیکن ممکن ہے کہ اُس شاہد کا سیاق وسباق حدیثِ ابوہریرہ کے سیاق وسباق سے مختلف ہو، یا اُس روایت میں ایک دو جملوں کے علاوہ اکثر حصہ حدیثِ ابوہریرہ کا شاہد ہو، ایسے موقع پر ایک جملے میں حضرت ابوہریرہ کے تفرد ہونے کے باوجود ہم اُس روایت کو تفردِ ابوہریرہ میں ذکر نہیں کرتے؛ کیوں کہ حدیث کی اصل کا شاہد موجود ہے''۔

بعدازاں ڈاکٹر مطری نے وہ احادیث درج کی ہیں جن کے شواہد اُنھیں نہیں ملے، اور اُن کی تعداد (۱۱۰) ہے، یوں یہ تعداد، تفرداتِ ابوہریرہ کے حوالے سے ڈاکٹر اعظمی کے ذکر کردہ عدد (۲۲۰) سے کم ہو کر نصف تک جا پہنچی ہے۔ موصوف نے بھی نمبر (۲۹) پر حضرت ابوہریرہ کی حدیث: ''كلِمتانِ خفِيفتانِ عَلى اللسانِ ...'' ذکر کی ہے، لہٰذا (اُن کی تحقیق کے مطابق بھی) اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے متفرد ہیں۔

۳- ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی شماریات

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اپنی کتاب ''أبو هُريرةَ والحقيقةُ الكاملةُ'' (ص: ۱۹۳) میں رقم طراز ہیں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کے موضوعات پر گہرے غور وتدبر سے اہم حقائق سامنے آتے ہیں، جن سے آگاہی اور علمی وموضوعاتی دیانت کے ساتھ اُن کی تحقیق ضروری ہے۔

پہلی حقیقت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب یہ نسبت درست نہیں کہ اُنہوں نے اکیلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (۵۳۷۴) احادیث روایت کی ہیں، یہ احادیث محض حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ نہیں (بلکہ اُن میں بہت سی احادیث کی روایت میں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شریک ہیں) یہی نکتہ میری بحث وتحقیق کا موضوع تھا، جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع عنایت فرمایا۔ ابتدا میں، میں نے کمپیوٹر سے استفادہ کیا، نیز ان علمی مراکز سے استفادہ کیا جنھوں نے کتبِ حدیث کو داخل کیا اور اُن کی تصنیف وترتیب کا عمل کیا ہے، مثلاً: ''مركزُ خِدمةِ السُّنة النَبويّة'' (جامعہ ازہر) اور احادیث کا سافٹ ویئر ''مَوسوعةُ صَخر''۔ تحقیق کے بعد ثابت ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب (۵۳۷۴) احادیث میں سے (۴۰۷۴) بعینہٖ اسی عبارت اور معنی کے ساتھ مکرر ہیں۔ یہ پہلی حقیقت ہوئی۔

دوسری حقیقت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی (۵۳۷۴) احادیث میں سے تمام روایات کو اُنہوں نے اکیلے روایت نہیں کیا؛ بلکہ (اُن کے علاوہ) مزید ایک، دو یا دو سے زیادہ صحابہ نے بھی روایت کیا ہے؛ چنانچہ مکرر روایات کو حذف کرنے کے بعد حقیقت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد (۱۳۰۰) باقی رہ جاتی ہے، نیز اُن (۱۳۰۰) احادیث کی روایت میں بھی اُن کے ساتھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شریک ہیں، اور اُنہوں نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جو احادیث روایت کی ہیں، مکررات کو حذف کرنے کے بعد اُن کی تعداد (۱۲۹۲) ہے، بعد ازاں محض ان کی روایت کردہ احادیث کی تعداد دس سے بھی کم ہے''۔

موصوف ایک اور مقام پر رقم طراز ہیں:

''جب میں نے کمپیوٹر کے ماہرین کی ایک خصوصی ٹیم کے تعاون سے بذاتِ خود اس مسئلہ کی تحقیق کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے متعلق اہم حقائق سامنے آئے۔ جب ہم نے ان کی روایات کی کھود کرید کی تو واضح ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو سے زائد صحابہ وتابعین نے روایت کی ہے، اور وہ سب ثقہ وبااعتماد ہیں۔

لیکن کمپیوٹر کے استعمال سے ہمیں بنیادی نکتہ یہ معلوم ہوا کہ جب ہم نے اُن سے مروی احادیث کو حدیث کی کتبِ ستہ میں داخل کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کی تعداد (۵۳۷۴) تک پہنچی، پھر کمپیوٹر کے ذریعے مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ اُن میں سے (۴۰۷۴) مکرر ہیں، یوں غیر مکرر روایات کی تعداد (۱۳۰۰) ہوئی۔ پھر اس تعداد کی مزید تحقیق کے بعد واضح ہوا کہ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہی احادیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے بغیر روایت کی ہیں۔ یہ ایک پہلو ہوا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ کتبِ صحاح ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے علاوہ روایت کی گئی احادیث کو حذف کرنے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ جن احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں، اُن کے علاوہ کسی صحابی نے اُن کو روایت نہیں کیا، اُن احادیث کی تعداد، دس سے کم ہے۔

مذکورہ تحقیق سے روایتِ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی امانت وصداقت نمایاں ہوتی ہے، اور اُن پر باندھی گئی تہمتوں سے اُن کا دامن صاف معلوم ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں سیرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت کرنے والے رجالِ کار نے حصہ لیا ہے، جن میں (ڈاکٹر) محمد ضیاء الرحمن اعظمی بھی شامل ہیں، موصوف نے دقیق تحقیقی کام کیے اور قابلِ قدر جدوجہد کی ہے اور اس

موضوع کے حوالے سے میرا تعاون کیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احادیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کام کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم کتب ستہ سے کتبِ تسعہ (صحیحین، سنن اربعہ، موطا مالک، مسند احمد اور سنن دارمی) کی طرف منتقل ہوئے، اور ہمیں معلوم ہوا کہ کتبِ تسعہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب احادیث کی تعداد (۸۹۶۰) ہے، اُن میں سے (۸۵۱۰) روایات، سندِ متصل کے ساتھ اور (۴۵۰) احادیث، سندِ منقطع کے ساتھ مروی ہیں۔ باریک بینی کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ان کتبِ تسعہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد مکررات کو حذف کرنے کے بعد (۱۴۷۵) ہے، اور ان احادیث کی روایت میں بھی اُن کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک تعداد شریک ہے۔

بعد ازاں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سند سے روایت کردہ احادیث کو حذف کرنے کے بعد ہمیں ایک اہم حقیقت تک رسائی حاصل ہوئی کہ کتبِ تسعہ میں مکررات سمیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کی تعداد (۲۵۳) ہے، اور ایسی روایات جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تکرار کے بغیر منفرد ہیں اور کتبِ تسعہ میں اُن کے علاوہ کسی صحابی نے اُنھیں روایت نہیں کیا، اُن احادیث کی تعداد (۴۲) ہے۔

ہم اپنی تحقیق کو مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں؛ لیکن مذکورہ امور وحقائق نے اُن تمام بے بنیاد و خودغرضانہ شبہات اور اتہامات کو دور کردیا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر تھوپے جاتے تھے، اور اُنھیں کثرتِ احادیث کی تہمت لگاتے ہوئے کہا جاتا تھا: ''انہوں نے اکیلے (۸۰۰۰) روایات نقل کی ہیں''۔ اور بعض لوگوں نے کہہ دیا: ''انہوں نے (۵۰۰۰) احادیث اکیلے روایات کی ہیں''۔ یوں ہی بنا سوچے سمجھے، باریک بینی اور تحقیق کیے بغیر (اُن پر اتہامات لگائے جاتے ہیں)''۔

۴- شیخ سید محمد منتصر کتّانی رحمہ اللہ کے اعداد وشمار

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اپنی کتاب ''أبو هُريرةَ والحقيقةُ الكاملةُ'' (ص: ۴۴و۴۸) میں لکھتے ہیں:

''علمائے حدیث میں سے ڈاکٹر خلیل ملا خاطر نے ذکر کیا ہے کہ وہ سنہ ۱۳۹۲ھ میں مسجدِ نبوی میں سید محمد منتصر کے درس میں شریک رہا کرتے تھے، شیخ کتانی مسندِ امام احمد بن حنبل کا درس دیتے تھے، اور اُس میں ''مُسندُ أبي هُريرةَ'' کی احادیث زیرِ درس تھیں؛ چنانچہ وہ حدیث کو ذکر کرتے ہوئے

یہ بھی بتاتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کن صحابہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور ایک، دو، تین یا زیادہ صحابہ کو شمار کرتے تھے۔ اور "مُسندُ أبي هُريرة" کے اختتام پر فرمانے لگے: "(احادیثِ ابوہریرہ کے متعلق) ہم ایک اہم نتیجے تک پہنچے ہیں کہ (مسندِ احمد میں مذکور روایات میں سے) جن روایات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں، اُن احادیث کی تعداد محض سات یا آٹھ ہے۔"

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی نے مذکورہ کتاب (ص:۵۰ تا ۵۴) میں نمونہ کے طور پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے چالیس مثالیں درج کی ہیں، اور ساتھ ساتھ اُن صحابہ کا بھی ذکر کیا ہے جو ان احادیث کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شریک ہیں۔

۵- "مُنتدَى أهلِ البيت" کے مُشرف کی شماریات

استاذ محمد امین نے "مُلتقى أهلِ الحديث" (معروف عرب ویب سائٹ) میں "مُنتدَى آلِ البَيت" کے مُشرف محترم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کتبِ تسعہ (صحیحین، سنن اربعہ، موطا مالک، مسند احمد اور سنن دارمی) میں روایاتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی محض آٹھ احادیث کے علاوہ دیگر تمام روایات میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُن کے شریک ہیں، کیا آپ اس کی تصدیق کریں گے؟!

وہ آٹھ احادیث درج ذیل ہیں:

۱- (بَينما رجلٌ راكبٌ بقرةً ...) إلى آخرِ الحديث، سنن الترمذي، أبواب المناقب، رقم الحديث: ٣٦١٠

۲- (قَرأ رسولُ اللهِ: يومئذٍ تُحدِّثُ أخبارَها ...)، سنن الترمذي، أبواب صفة القيامة، رقم الحديث: ٢٣٥٣

۳- (أتدرُونَ مَنِ المفلِسُ ...)، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم الحديث: ٤٦٧٨

٤- (أوَّلُ مَن يُدعَى يومَ القِيامةِ ...)، مسند أحمد، باقي مسند المكثرين، رقم الحديث: ٨٥٥٨

٥- (أظلَّكُم شهرُكم... ، مسند أحمد، باقي مسند المكثرين، رقم الحديث: ١٠٣٦٥

٦- (أعذَرَ اللهُ إلى امرِئ ...)، صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم الحديث: ٦٤١٩

٧- (أقربُ ما يكونُ العبدُ ...)، صيح مسلم، الصلاة، حديث رقم: ٧٤٤

٨- (بَينا أيوبُ يغتسلُ ...)، صحيح البخاري، كتاب الغسل، رقم الحديث: ٢٧٠

(مذکورہ تفصیل سے) معلوم ہوا کہ کتبِ تسعہ میں درج (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے مروی) احادیث میں مذکورہ آٹھ احادیث کے علاوہ ہر حدیث میں ایک یا زیادہ صحابہ حدیث کو روایت کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شریک ہیں، (کتبِ تسعہ میں) محض ان آٹھ احادیث میں وہ منفرد ہیں''۔

راقم (مولانا طلحہ بلال احمد منیار مدظلہم) کا خیال ہے کہ محترم مشرف صاحب نے یہ تحقیق ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی کتاب (ص: ۱۶۴) سے اخذ کی ہے؛ کیوں کہ انہوں نے کتبِ تسعہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو منفرد روایات ذکر کی ہیں، وہ ڈاکٹر محمد عبدہ کے بیان کے مطابق ہیں۔

۶-ڈاکٹر عبدالسمیع انیس مدظلہٗ کے اعداد و شمار

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی ''بحوثٌ في السُّنةِ المطَهَّرة'' (ص: ۱۷) میں رقم طراز ہیں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کو شمار کرنے کی غرض سے میں نے اہم کتبِ سنت میں سے درج ذیل پندرہ کتابوں کی مراجعت کی ہے:

مُسندُ الإمامِ أحمد، والكتبُ السِّتةُ، مُوطأ مالِك، مُسندُ الحُميدِيُّ، سُنَنُ الدارميُّ، صَحيحُ ابنِ خُزيمة، اور الأدبُ المُفردُ۔ نیز کتبِ ستہ کے مصنّفین کی چند اور کتابیں۔

میں نے مکرر سندوں کو حذف کیا تو معلوم ہوا کہ ان کی احادیث کی تعداد (۱۵۰۰) سے زیادہ نہیں۔

واضح رہے کہ مذکورہ تمام احادیث (سنداً) صحیح نہیں؛ بلکہ ان میں حسن اور ضعیف روایات بھی شامل ہیں، اگر ہم ضعیف روایات (ان روایات کے ضعف کی بنیاد حضرت ابوہریرہ نہیں، دیگر ضعیف راوی ہیں) کو حذف کر دیں تو مذکورہ تعداد میں کمی آجائے گی''۔

۷-استاذ علی عبدالباسط مزید کی شماریات

استاذ علی عبدالباسط نے اپنی کتاب ''منهاجُ المحدِّثينَ في القرنِ الأوّل الهجريِّ

وحتّى عصرِنا الحاضِر“ (ص: ۹۴) میں مرویاتِ ابوہریرہ کے بعض اعداد وشمار درج کیے ہیں:

”۱- صحیحین میں اُن کی (۶۰۹) احادیث ہیں، اُن میں سے (۳۲۶) متفق علیہ ہیں اور (۹۳) روایات میں امام بخاری رحمہ اللہ منفرد ہیں، جب کہ (۱۹۰) روایات میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔

۲- سننِ اربعہ کے مصنّفین اور امام مالک رحمہم اللہ نے موطا میں اُن کی (۱۶۰۹) روایات درج کی ہیں۔

۳- امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں تکرار سمیت اُن کی (۳۸۴۸) روایات ذکر کی ہیں۔

۴- امام بقی بن مَخلد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اُن کی (۵۳۷۴) احادیث روایت کی ہیں۔

۵- ابو اسحاق ابراہیم بن حرب عسکری رحمہ اللہ (ت: ۲۸۲ھ) نے ”مُسندُ أبي هُريرة“ یکجا کی ہے، اس کا ایک نسخہ ترکی کے کتب خانہ کوپریلی میں موجود ہے۔“

مرویاتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرت کے اسباب

شیخ احمد محرم ناجی کی کتاب ”الضوءُ اللامعُ المبينُ عَن مَناهجِ المحدِّثين“ (ص: ۱۳۴) میں لکھا ہے:

”منصفانہ غور وفکر کے نتیجہ میں مرویاتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درج ذیل اسباب سامنے آتے ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بکثرت حاضری۔

۲- صفائے ذہن، شدتِ ذکاوت، جس نے اُنھیں صحابہ میں سب سے بڑے حافظِ (حدیث) کا مقام دلایا۔

۳- احادیث کی حرص، اور مجلسِ حدیث کی نگہداشت۔

۴- علمِ حدیث کے لیے فراغت، اور اُس سے غافل کرنے والے امور نہ ہونا۔

۵- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بعد حکومتی امور یا دنیاوی مشغولیات نہ ہونا؛ کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے بحرین سے معزولی کے بعد اُنھوں نے کوئی عہدہ قبول نہیں کیا۔

۶- (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بنسبت) تاخیر سے وفات، اس بنا پر اُنھیں بہت سے تابعین سے ملاقات کے مواقع ملے، کہا جاتا ہے کہ اُن سے آٹھ سو (صحابہ وتابعین) راویوں نے روایت کی ہے۔

۷-مذکورہ تمام امور سے اہم نکتہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے حافظے میں برکت کی دعا کی اور اُنھیں اپنے سینے سے چمٹالیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس دعا کی برکتوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔‘‘

ذیل میں مرویاتِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعلق مذکورہ اعداد وشمار کا خلاصہ نقشہ کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے:

نامِ محقق	اعداد وشمار کے مآخذ ومراجع	کل احادیث کی تعداد	مکررات کے حذف کے بعد تعداد	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفردات
ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی	مسند أحمد والكتب الستة	....	۱۳۳۶	۲۲۰
ڈاکٹر محمد مَطری	....	....	....	۱۱۰
ڈاکٹر عبدہ یمانی	الكتب ستة	۵۳۷۴	۱۳۰۰	۱۰
ڈاکٹر عبدہ یمانی	الكتب التسعة	۸۹۶۰	۱۴۷۵	۴۲
ڈاکٹر عبدہ یمانی	الكتب الستة	....	....	۸
سید منتصر کتانی	مسند أحمد	....	....	۸
ڈاکٹر عبدالسمیع الانیس	۱۵ كتابا	....	۱۵۰۰	....
ڈاکٹر علی عبدالباسط	مسند أحمد	۳۸۴۸	....	....

دیگر کتب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کے اعداد وشمار

نام کتاب	نام مصنف	مرویات کی اجمالی تعداد
تحفة الأشراف، ط: عبدالصمد	مزی	۳۳۴۳
أطراف المسند الحنبلي	ابن حجر	۲۲۸۳
مسند أحمد، ط: الرسالة	ابن حنبل	۳۸۶۵
المسند الجامع (۱۲ كتاب)	معاصرین	۲۷۳۹

❋ ❋ ❋